حسن البنا اور قائداعظم

سلیم منصور خالد

طاغوت سے آزادی اور اسلامی ریاست کا قیام ہر زندہ ضمیر مسلمان کا خواب ہے۔ تحریک پاکستان کی بازگشت سمندر پار پہنچی تو یہ خواب دیکھنے والے لاکھوں لوگ اس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوگئے۔ وادیِ نیل میں بسنے والی ایک ولی اللہ شخصیت حسن البنا شہید نہ صرف اپنے لاکھوں ساتھیوں کے ہمراہ اس تحریک کی کامیابی کے لیے دعا گو تھے، بلکہ اپنے محاذ پر سرگرم کار بھی تھے۔ قائداعظم اور حسن البنا کے درمیان براہِ راست ملاقات بھی ہوئی۔ بعدازاں یہ رابطہ متعدد حوالوں سے برابر قائم رہا۔ دونوں کی تمنا ایک ہی تھی اور ایک ہی خواب: استعمار سے آزادی اور ایک ترقی یافتہ مثالی اسلامی ریاست کا قیام۔

دوسری جانب قائد اعظم محمد علی جناح [۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء - ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء]، تحریک

● تاریخ کے مطالعے میں دل چسپی رکھنے والے افراد کے لیے یہ خط کتابت پہلی مرتبہ منظرعام پر آرہی ہے' مگر کئی حوالوں سے اس وقت بھی یہ نامکمل ہے۔ اس مناسبت سے متعدد خطوط یا نوٹس کی بازیافت کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ دو خط بلند پایہ تحقیقی مجلدات Jinnah Papers سے ملے ہیں' جب کہ حسن البنا کے باقی خطوط اخوان کے روزنامے الجريدة اليومية قاہرہ، مصر سے دستیاب ہوئے ہیں۔ اول الذکر خطوط انگریزی میں اور ثانی ا لذکرعربی میں ہیں' یہاں ان کا اُردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ عربی خطوط کا یہ ترجمہ برادرم عبدالغفار عزیز نے کیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح بلاشبہہ ہندستان کے مسلمانوں کے ایک قومی راہ نما تھے' لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ مسلم ہند یا مسلمانوں کی جدوجہد کا ایک استعارہ (metaphor) اور علامت بھی تھے۔ اس لیے زیرنظر پیش کش میں قائداعظم کے نام اور قائداعظم کی رفاقت میں سرگرم رہنماؤں کے نام مراسلت کو بھی یک جا کردیا گیا ہے۔ مرتب

پاکستان کو رہنمائی دینے کے ساتھ انڈونیشیا، فلسطین، لیبیا، ملایشیا وغیرہ میں مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کو ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کے حق میں کلمۂ خیر کہتے تھے۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ قائداعظم نے ایران، اُردن، مصر، ترکی، عراق وغیرہ کے مسلمان حکمرانوں سے بھی رابطہ رکھا۔ اس زمانے میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام[1] تھے۔ ایک جانب قائداعظم کا ان سے رابطہ تھا اور دوسری جانب عالم عرب کی ہمہ گیر اسلامی عوامی تحریک اخوان المسلمون، تحریک پاکستان کی تائید و حمایت کو اپنی دینی اور ملی ذمہ داری سمجھتی تھی۔

دسمبر ۱۹۴۶ء میں قائداعظم کچھ دنوں کے لیے مصر میں رکے، تو اخوان المسلمون کے مرشدعام حسن البنا نے ۱۶ دسمبر سے ۱۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کے دوران ان سے ملاقات میں تحریک پاکستان کی تائید و تحسین کی، اور انھیں قرآن کریم کا ایک نہایت خوب صورت نسخہ، تحریک پاکستان کی علامتی تائید کے لیے، بطور ہدیہ پیش کیا (یہ نسخہ اس وقت بھی کراچی میں مزارِ قائد پر موجود نوادرات میں نمایاں طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس کا عکس یہاں پیش کیا جارہا ہے۔)

مفتیِ اعظم فلسطین محمد امین الحسینی (۱۸۹۳ء-۱۹۷۴ء) بیان کرتے ہیں: ''مجھے یاد ہے ایک دعوت کا اہتمام عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمن عزام نے قائداعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں کیا تھا، قائداعظم کے ہمراہ لیاقت علی خاں [یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء-۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء] بھی تھے عزام صاحب کے گھر سب سے پہلے پہنچنے والوں میں، میں اور امام حسن البنا شہید تھے۔ ہم قائداعظم سے دیر تک محو گفتگو رہے۔[2]

قائداعظم نے ۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء کو قاہرہ پہنچنے پر اپنے بیان میں فرمایا تھا: ''مصر کو یہ سمجھ لینا

۱- عبدالرحمن حسن عزام (۱۸۹۳ء-۱۹۷۶ء) مصری نژاد دانش ور اور بین الاقوامی امور کے ماہر تھے۔ عرب لیگ کے پہلے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ۱۹۴۵-۵۲ء کے دوران خدمات انجام دیں۔

۲- خلیل احمد حامدی (مقدمہ) حسن البنا شہید کی ڈائری، ص ۱۰۴-۱۰۵۔ عتیق ظفر شیخ اور محمد ریاض ملک کی مرتب کردہ کتاب Quaid-e-Azam and The Muslim World رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۷۸ء کے مطابق یہ ملاقات اسی سفر کے دوران دسمبر ۱۹۴۶ء کو قاہرہ میں ہوئی تھی۔

چاہیے کہ مسلم ہند کس مقصد کے لیے جدوجہد میں مصروف ہے؟ یہ مصر کے لیے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا اہلِ ہند کے لیے۔ اگر ہم حصولِ پاکستان میں کامیاب ہوگئے تو یہ مصر کے لیے بھی اچھا ہوگا۔ کانگریس کے پروپیگنڈے سے بہت سے اہلِ مصر گمراہ ہوئے ہیں۔ میں ان مصری بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلم ہند کے معاملات میں زیادہ دل چسپی لیں اور ہند کے آیندہ دستور کے مسائل کا مطالعہ کریں۔ اہلِ مصر کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانانِ ہند کی جدوجہد کا مقصد کیا ہے' اور یہ جدوجہد مصر کے لیے کس قدر اہم ہے کہ ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں' اور یہ کتنا خطرناک ہوگا کہ اگر ناکام ہوجاتے ہیں...... جب پاکستان قائم ہوجائے گا تب ہی ہم [ہندی اور مصری مسلمان] حقیقت میں آزاد ہوں گے' وگرنہ ہندو سامراج کی لعنت اپنے پنجے (tentacles) مشرق وسطٰی کے اس پار تک پھیلا دے گی"۔[۳] [قاہرہ میں ایک ضیافت سے خطاب کرتے ہوئے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء کو کہا] "اگر ہند میں ہندو سلطنت قائم ہوگئی تو اس کا مطلب ہوگا ہند میں اسلام کا خاتمہ اور دیگر مسلم ممالک میں بھی...... اس باب میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ روحانی اور مذہبی رشتے ہمیں مصر سے منسلک کرتے ہیں۔ اگر ہم ڈوبے تو سب ڈوب جائیں گے"[۴]...... [پھر قاہرہ ریڈیو سے ۱۹ دسمبر کو نشری تقریر میں وضاحت کی] ہم چاہتے ہیں کہ ان دو منطقوں میں جہاں ایک مسلم حکومت اپنے علاقوں کی فرماں روا بنے' وہاں ہم ایک خودمختار قوم کی حیثیت سے اپنی زندگی بسر کریں' اور ان تمام اقدار کا تحفظ کریں جن کا علَم بردار اسلام ہے...... یہ ۱۰ کروڑ مسلمانوں کی حیات و موت کا معاملہ ہے"۔[۵]

قاہرہ میں ۱۹ دسمبر کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "اگر ہند پر ہندو سامراج کی حکمرانی ہوئی تو یہ مستقبل کے لیے' اگر اس سے زیادہ نہیں تو اتنا ہی بڑا خطرہ ہوگا جتنا بڑا خطرہ برطانوی سامراج سے ماضی میں تھا۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ پورا مشرق وسطٰی آسمان سے گر کر

۳- روزنامہ The Dawn' ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء/ قائداعظم: تقاریر و بیانات' ج ۴' مرتبہ: اقبال احمد صدیقی' بزمِ اقبال' ۲- کلب روڈ' لاہور' ۱۹۹۸ء' ص ۲۸۵ / Quaid-e-Azam Papers فائل ۹۸۴

۴- روزنامہ The Dawn' ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء/ ایضاً' ص ۲۸۷-۲۸۸

۵- Quaid-e-Azam Papers' فائل ۷۸۵' ص ۲۰۰-۲۰۲' بحوالہ ایضاً' ص ۲۸۸

کھجور میں اٹک جائے گا...... میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان تمام اقوام کو بلاتمیز رنگ ونسل اپنا تعاون پیش کرے گا، جو حصولِ آزادی کی غرض سے جدوجہد کر رہی ہوں"۔[6]

حسن البنا شہید، آل انڈیا مسلم لیگ کے مقصدِ تخلیق پاکستان کے زبردست تائید کنندگان میں شمار ہوتے تھے۔ بقول جناب پروفیسر خورشید احمد: "اخوان کے نوجوان رہنما سعید رمضان [م: ۱۸اگست ۱۹۹۵ء] نے بتایا کہ وہ خود اور اخوان کی قیادت کے مرکزی رہنما تحریک پاکستان کی تائید کے لیے مصر کے طول وعرض میں پُرجوش تقاریر کیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس مصر کے سیکولر قوم پرستوں میں کانگریس اور نہرو کے بارے میں نرم گوشہ پایا جاتا تھا اور وہ ان کی تائید کرتے تھے"۔

خود قائداعظم بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ عرب قوم پرست اور سیکولر عناصر انڈین نیشنل کانگریس اور انڈین نیشنل ازم کے حامی ہیں۔ اس پس منظر میں اخوان المسلمون کی جانب سے عالمِ عرب وافریقہ کے مرکز علم وتہذیب میں تحریکِ پاکستان کی تائید وحمایت اپنی قدر وقیمت کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے اوائل میں کانگریس نے دہلی میں ایک بین الاقوامی ایشیائی کانفرنس [۲۳مارچ تا ۲ اپریل ۱۹۴۷ء] منعقد کرنے کا ڈول ڈالا۔ قائداعظم اس کانفرنس کے پس پردہ محرکات کو مسلمانوں کے لیے نقصان دہ سمجھتے تھے۔ اگرچہ شام، لبنان اور یمن نے اس کانفرنس کا دعوت نامہ مسترد کر دیا تھا، لیکن عرب لیگ نے کانفرنس میں وفد روانہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ قائداعظم نے فروری ۱۹۴۷ء کو عرب لیگ کے سیکرٹری عبدالرحمن عزام کے نام خط میں اس فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

○

اسی دوران میں حافظ کرم علی (م: ۳جنوری ۱۹۷۲ء۔ سربراہ حج کمیٹی، مسلم لیگ صوبہ جات متحدہ

۶- روزنامہ The Dawn، ۲۱دسمبر ۱۹۴۶ء/ ایضاً، ص ۲۹۰-۲۹۱

۷- پروفیسر احمد سعید، Muslim India، انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان ہسٹاریکل ریسرچ، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۰

(یوپی)[7] نے قاہرہ میں امام حسن البنا سے ملاقات کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر، قائداعظم محمد علی جناح کے نام خط لکھا:[8]

نیو ہوٹل، قاہرہ

مارچ ۱۹۴۷ء

جناب محترم [محمد علی جناح]

میں کئی دنوں سے یہاں مقیم ہوں۔ اس قیام کے دوران میں، میں نے قاہرہ میں موجود بہت سے مسلمانوں سے رابطہ قائم کیا---اور [انھیں] مسلم لیگ کے موقف سے آگاہ کیا ہے۔

میں، عبدالرحمن عزام سیکرٹری [جنرل] عرب لیگ سے بھی ملا، اور ان سے درخواست کی کہ وہ بھارت میں [منعقد ہونے والی کانفرنس میں] کوئی وفد نہ بھیجیں کیوں کہ یہ مسلم لیگ کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ: ''ہمارا وفد وہاں کوئی تقریر نہیں کرے گا۔ اگر مسلم لیگ چاہے تو انھیں چائے پر بلالے''۔

میں گذشتہ دو ہفتے سے یہاں پر مقیم ہوں، اور امکان ہے کہ جلد یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اگر کوئی اطلاع ہو تو براہ کرم مجھے جلد مطلع فرمائیں، میں اپنی استعداد کے مطابق تعمیل ارشاد کے لیے بھرپور کوشش کروں گا۔

مصر میں سب سے زیادہ طاقت ور، مضبوط اور مقبول تنظیم اخوان المسلمون کے نام سے موسوم ہے، جس کے سربراہ شیخ حسن البنا ہیں۔ ان کے ۵۰ ہزار رضا کار اور لاکھوں پیروکار ہیں۔ اس تنظیم کا اپنا ایک روزنامہ اخبار اور ایک ہفت روزہ بھی ہے۔ میں نے تنظیم کے مرکزی دفتر میں تنظیم کے سربراہ سے ملاقات کی۔ وہ نہایت تپاک اور بڑی شفقت سے پیش آئے۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ حسن البنا سے رابطہ قائم کریں۔

8- *Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah Papers :Prelude to Pakistan 20 February-2June 1947* Editor-in-Chief Z.H.Zaidi Vol:1,Part 1- National Archives of Pakistan, Oxford University Press.1993,p.178-179

اگر آپ مناسب سمجھیں تو [آل انڈیا مسلم] لیگ کے سیکرٹری انھیں ایک خط لکھیں، جس میں ان کے کریمانہ سلوک پر شکریہ ادا کریں۔ اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ خط میں میرا تذکرہ کیا جائے۔

ان کا پتا ہے: شیخ حسن البنا، الاخوان المسلمون، حلمیہ قدیمہ، قاہرہ

آپ کا نہایت مخلص

محمد کرم علی

ممبر ورکنگ کمیٹی یو پی، ممبر، آل انڈیا مسلم لیگ کونسل

O

۱۳ اپریل ۱۹۴۷ء کو قائداعظم نے عبدالرحمن عزام کے نام خط میں زور دیا کہ: ''کانفرنس میں اگرچہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا گیا، لیکن ہم ان شاء اللہ اس کوشش سے بچ نکلیں گے اور ہم ہندستان اور مشرق وسطیٰ دونوں جگہ کامیاب ہوں گے''۔ اسی تسلسل میں قائداعظم نے اخوان المسلمون کے سربراہ حسن البنا کے نام جو ذاتی پیغام مصطفی مومن کے ذریعے بھیجا تھا،[9] امام البنا نے دستی طور پر اس کا جواب مصطفیٰ مومن کے ذریعے ہی بھیجا، جو حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اکبر وللہ الحمد

قاہرہ، ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء

میرے محترم قائد محمد علی جناح،

ہمارے بھائی جناب مصطفی مومن[10] کے ذریعے آپ کا پرخلوص پیغام موصول ہوا، جس کے لیے میں آپ کا انتہائی شکرگزار ہوں۔ جہاں تک ایشیائی کانفرنس کا تعلق ہے، تو اس بارے میں

۹- جاوید اقبال خواجہ:، ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۲۲ اگست ۱۹۹۶ء، ص ۱۳-۱۴

۱۰- مصطفی مومن، اخوان المسلمون سے وابستہ ایک نوجوان کارکن اور انجینیرنگ کے طالب علم تھے۔

، میں یہ عرض کرسکتا ہوں کہ ہم اس کانفرنس کے مقاصد اور اہداف کے بارے میں بے خبر نہیں ہیں۔ہم نے اس موقعے کو بعض وجوہ سے مناسب سمجھا، کہ وہاں پر مصر کا ایک نہایت متقی اور وفادار مسلمان شرکت کرے۔ جو پورے ہندستان کی اسلامی تحریک کے قائدین، بالخصوص آپ سے ذاتی طور پر ملے، خط کتابت کے ذریعے نہیں بلکہ بالمشافہہ ملاقات کی سعادت حاصل کرے، تاکہ پاکستان کی مبارک تحریک کے بارے میں اسلامیان مصر کے مخلصانہ جذبات اور نیک تمنائیں آپ تک پہنچائے۔

اس کانفرنس میں ہماری شرکت کا دوسرا بڑا ہدف یہ تھا کہ اگر خدانخواستہ اس میں کوئی ایسی بات ہو، یا تبادلہ خیالات کے دوران میں کوئی ایسا پہلو زیر بحث آ جائے جو مسلمانوں اور عالم عرب کے خلاف ہو، جیسا کہ اس سے پہلے مسئلہ فلسطین کے بارے میں عملاً ہو چکا ہے تو ہم اسے ناکام بنا سکیں۔

آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے انتہائی مسرت ہورہی ہے کہ پوری وادیِ نیل کامل خلوص دل کے ساتھ آپ کی مکمل تائید کرتی ہے۔اور کامل اعتماد رکھتی ہے کہ آپ کی زیر قیادت یہ جدوجہد ہندستان کی اسلامی قوم کو اتحاد سے سرفراز کرے گی، اور آزادی کے لیے کی جانے والی یہ جدوجہد بالآخر کامیاب ہوگی۔آج کے بعد پوری روے زمین پر کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو اخوت اسلامی کے ان مضبوط رشتوں کو توڑ سکے، یا جوامت اسلامیہ کی آزادی اور استقلال کی راہ میں حائل

۱۱- اس فضا میں جب کہ مصر میں حکمران وفد پارٹی کے صدر اور وزیراعظم نحاس پاشا اور قائداعظم کے درمیان ملاقات کی رپورٹ، وفد پارٹی کے لندن میں مقیم نمایندے نے امریکی سفیر متعینہ لندن کے نام اس طرح پیش کی: ''۲۲ مئی ۱۹۴۷ء۔ وفد پارٹی کے رہنما نحاس پاشا اور مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے مابین چھے ماہ قبل یہ طے ہوا تھا کہ عملی طور پر جتنی جلد ممکن ہو، مسلم ریاستوں کی ایک جمہوری تنظیم، جسے فیڈریشن آف مسلم اسٹیٹس کہا جائے گا قائم کی جائے، جس کا مرکز قاہرہ ہو۔ جب مصر اور مسلم انڈیا [پاکستان] مذکورہ نئی مسلم فیڈریشن کا مرکز ثقل (nucleus) تشکیل دے لیں گے، تب توقع ہے کہ افغانستان، ایران، عراق، سعودی عرب بھی اس سے وابستگی اختیار کرلیں گے''۔ *Quaid-e-Azam and The Muslim World*، مرتبہ: عتیق ظفر شیخ اور محمد ریاض ملک، رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۷۸ء، ص ۱۷۴-۱۷۵، بحوالہ *Quaid-e-Azam Papers* فائل ۶۷۶، ص ۶۴

ہو سکے، یا ان کے منصفانہ قومی مطالبات کو تسلیم ہونے سے روک سکے۔ اس لیے آپ کامل یقین سے آگے بڑھیے، اللہ آپ کے ساتھ ہے اور وہ آپ کی بہترین کوششوں کا اجر عطا فرمائے گا۔[۱۱]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حسن البنا[۱۲]

سربراہ، اخوان المسلمون

○

قائداعظم گورنر جنرل پاکستان کے نام ٹیلی گرام

قیام پاکستان کی خبر سن کر حسن البنا نے پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائداعظم کے نام حسب ذیل ٹیلی گرام ارسال کیا:

[قاہرہ: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء]

عزت مآب محمد علی جناح

آج کے اس تاریخی اور ابدی حقیقت کے حامل دن، کہ جب دانش اور حکمت پر مبنی آپ کی قیادت میں پاکستان کی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا ہے، میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ یہ مبارک باد وادیِ نیل کے سپوتوں اور بالخصوص اخوان المسلمون کے دلی جذبات کی حقیقی عکاس اور نمایندہ مبارک باد ہے۔

۱۲- الجریدة الیومیة [redacted] Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah Papers، ص ۹۱۰-۹۱۱۔ کتاب Quaid-e-Azam and The Muslim World میں بحوالہ فائل ۷۸۴۔ یہ خط اس کتاب میں دو الگ الگ تاریخوں میں جزوی تبدیلی کے ساتھ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ دیکھیے: ص ۱۷۶-۱۷۸۔ لیکن ہم نے خط کے عربی متن کو منتخب کر کے اُردو ترجمہ دیا ہے۔

۱۳- الجریدة الیومیة، قاہرہ جمعۃ المبارک، ۲۸ رمضان ۱۳۶۶ھ، ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

حسن

البنا[۱۳]

○

گاندھی جی[۱۴]، نہرو[۱۵] اور ماؤنٹ بیٹن[۱۶] کے نام مشترکہ ٹیلی گرام

قیامِ پاکستان کے وقت' ہندو اکثریت کے علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام' عورتوں کی بے حُرمتی اور مہاجر قافلوں کی لوٹ مار پر بھارتی قیادت سے احتجاج کرتے ہوئے حسب ذیل ٹیلی گرام روانہ کیا:

[قاہرہ: ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء]

سرزمین ہند پر مسلمانوں کی خوں ریزی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل' رنج وحزن اور غم و غصے سے بھر دیے ہیں۔ اسلام سراسر سلامتی کا دین ہے' الا یہ کہ اہل اسلام پر کوئی زیادتی کرے۔ اخوان المسلمون ، عالم عرب اور عالم اسلام کی نمایندگی کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خوں ریزی کو روکنے میں تساہل کا ذمہ دار آپ کو قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ لہو کی پکار کو کوئی نہیں دبا سکا اور یہ ہمیشہ زیادتی کرنے والے کے لیے تباہی لے کر آتی ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے مسلمانوں سے دوستی، اس خوں ریزی کے تمام اہداف و مقاصد سے زیادہ مفید و بہتر ثابت ہوگی۔

۱۴- موہن داس کرم چند گاندھی (۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء-۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء) پیشے کے اعتبار سے قانون دان' بھارتی ہندوؤں کے مذہبی وسیاسی رہنما اور مہاتما۔

۱۵- جواہر لال نہرو (۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء- ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء) انڈین نیشنل کانگریس کے مرکزی رہنما اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ ء سے تادمِ آخر بھارت کے وزیراعظم۔

۱۶- لارڈ ماؤنٹ بیٹن (۲۵ جون ۱۹۰۰ء- ۲۷ اگست ۱۹۷۹ ء) برطانیہ کے شاہی خاندان کے رکن اور برطانوی مقبوضہ ہندستان میں آخری وائس رائے (۲۴ مارچ- ۱۵ اگست ۱۹۴۷ ء) جب کہ آزادی کے بعد بھارت کے پہلے گورنر جنرل (۱۹۴۷ء-۱۹۴۸ء)

۱۷-الجریدۃ الیومیۃ، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

حسن البنا[۱۷]

O

قائداعظم، گورنر جنرل پاکستان کے نام ٹیلی گرام

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد بھارت کے مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں نے جو بہیمانہ مظالم کیے ان پر مسلمانوں سے یک جہتی اور اظہارِ ہمدردی کی غرض سے امام حسن البنا نے قائداعظم کے نام حسب ذیل ٹیلی گرام بھیجا:

[قاہرہ: ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء]

جناب قائداعظم محمد علی جناح

مسلمانانِ ہند کے بہنے والے خون پر اخوان المسلمون گہرے رنج و غم کا شکار ہیں۔ ہم اپنے تمام فوت شدگان کے لیے شہادت اور ان کے اہل خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔ ہم نے ماؤنٹ بیٹن، نہرو اور گاندھی کے نام بھی فوری تار ارسال کیے ہیں اور انھیں مسلمانوں پر ہونے والی اس زیادتی کو روکنے میں غفلت برتنے کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے۔ ہم دل کی گہرائیوں سے آپ کے ساتھ ہیں اور عملاً آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ اس ضمن میں ہم نے اپنے ہاں موجود سفارتی حلقوں تک بھی اپنے جذبات پہنچائے ہیں، اور ہم اپنے بھائیوں کی خوں ریزی رکوانے کے لیے جو کچھ بھی ممکن ہوسکا، ضرور کریں گے۔ آپ ہمیں جو بھی ہدایت فرمائیں گے، ہم اس کی روشنی میں اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ یقیناً صبر اور ثابت قدمی کا مقدر فتح و نصرت ہوا کرتی ہے۔

حسن البنا[۱۸]

O

صدر مسلم لیگ برطانیہ، علی محمد خاں کے نام خط

مسلم لیگ، لندن نے پاکستان اور بھارت کے مسلمانوں پر ٹوٹنے والے مظالم پر آواز بلند کرنے

۱۸- الجریدۃ الیومیۃ، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

کے لیے دنیا بھر کے مسلم ممالک اور اہم پارٹیوں کے ساتھ رابطہ کیا۔ اس موصولہ خط کے جواب میں امام حسن البنا نے لکھا:

[قاہرہ: ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء]

محترم جناب علی محمد خان، صدر مسلم لیگ، لندن

لندن میں اخوان المسلمون کے اخبار کے دفتر کے ذریعے پہنچنے والی آپ کی اپیل نے پورے مصر میں شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ اے ہمارے مسلم بھائی، ہم آپ کی پکار پر لبیک کہتے ہیں۔ آپ کی اپیل آتے ہی ہم نے ان تمام سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے جن کا تذکرہ آپ نے کیا تھا۔ ہم نے فوراً ماؤنٹ بیٹن، گاندھی اور نہرو کے نام ٹیلی گرام روانہ کیا ہے، جس میں انھیں اس شرم ناک اور وحشیانہ خوں ریزی کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ہم نے انھیں لکھا ہے کہ اسلام سراسر سلامتی کا دین ہے۔ اہل اسلام اپنے دفاع کے علاوہ کبھی جنگ نہیں کرتے، اور بھارت کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کا دل جیتنے کی کوشش کرے، اور اپنے ہاں موجود مسلمانوں سے حسن سلوک برتے۔

اسی طرح ہم نے خود قائد اعظم کے نام بھی ٹیلی گرام ارسال کیا ہے، جس میں ہم نے مسلمانان ہند کی تائید کی ہے، ان سے غم گساری کا اظہار کیا ہے، اور ان کے ہم وطن مسلمان فوت شدگان کے لیے رتبہ شہادت کی دعا کی ہے۔ ہم نے اپنے ہاں موجود سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے اور آئندہ بھی یہ عمل جاری رکھیں گے۔ اس کے علاوہ بھی ہم جو کچھ کر سکے اور جس کام کا بھی آپ نے ہمیں مشورہ دیا، ان شاء اللہ ضرور کریں گے۔ پوری امت مسلمہ ایک جسد واحد کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم اسی جسد ملّی کا حصہ ہیں، اور اس کی خدمت کے لیے ہمیشہ مستعد ہیں۔

لندن میں ہمارے اخبار کے دفتر کے ذریعے آپ نے ہم سے جو رابطہ کیا ہے، ہم اس پر آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہمیں خوشی ہوگی کہ اس رابطے کو جاری رکھیں، تاکہ حق اور خیر کی خاطر باہمی

۱۹- الجريدة اليومية، قاہرہ، سوموار، ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ، یکم ستمبر ۱۹۴۷ء

۲۰- علامہ شبیر احمد عثمانی (۲۸ ستمبر ۱۸۸۷ء بجنور - ۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کراچی) دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل،

تعاون جاری رہے۔

خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حسن البنا[19]

○

علامہ شبیر احمد عثمانی کے نام خط

تحریک پاکستان کے بزرگ رہنما اور ممتاز دینی قائد' جناب شبیر احمد عثمانی[20] نے امام حسن البنا سے اظہار یک جہتی کرتے ہوئے یہ تفصیلی خط لکھا، جس میں رنج و غم کا اظہار اور ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے پر سرگرم کار اسلامیانِ عالم کے دلی جذبات اور پاکستان سے وابستہ توقعات کا بیان ملتا ہے:

[قاہرہ: ۱۸ نومبر ۱۹۴۷ء]

بزرگ جلیل جناب شبیر احمد عثمانی مدظلہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس مالک کی تعریفیں بیان کرتے ہوئے' آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت صحابہ کرامؓ اور قیامت تک آپ کی شریعت پر عمل کرنے اور آپ کی دعوت عام کرنے والوں پر درود و سلام بھیجتے ہوئے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حرمین شریفین میں اور پھر قاہرہ میں مجھے برادر عزیز الحاج کرم علی صاحب سے بہت مفید ملاقاتوں کا موقع ملا۔ ان کے ذریعے آپ کی خدمات جلیلہ کا بھی علم ہوا۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ آپ پاکستان اور دیگر ممالک میں ہمارے بھائیوں میں اسلام کی دعوت اور اس کے احکامات عام کرنے کے لیے ہمہ پہلو جہاد کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ جان کر ہمیں دلی مسرت ہوئی۔ غائبانہ طور

شیخ الہند مولانا محمود حسن (۱۸۵۱ء-۱۹۲۰ء) کے خاص شاگرد۔ مسلم لیگ کے حامی اور تحریک پاکستان کے سرگرم رہنما۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن۔ دینی امور میں رہنمائی کے لیے قائداعظم محمد علی جناح ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ پہلی دستور ساز اسمبلی پاکستان سے 'قرارداد مقاصد' منظور کرانے کے لیے آپ کی جدوجہد مرکزی مقام رکھتی ہے۔

پر آپ سے اللہ کی خاطر محبت کا ایک مضبوط تعلق قائم ہو گیا' اور ہم نے رب ذوالجلال سے دعا کی کہ اپنے فرشتوں کے ذریعے آپ کی مدد فرمائے اور ہمارا اور آپ کا شمار اپنے ہدایت یافتہ اور پیغام ہدایت کے حامل ان داعیان حق میں فرمائے، کہ جو اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے سہارے دعوت حق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

پاکستان کی صورت میں ایک ابھرتی ہوئی اسلامی ریاست کے وجود سے' ہمیں عظیم مسرت نصیب ہوئی اور اللہ کے حکم سے اس کے ساتھ ہماری بڑی امیدیں وابستہ ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری یہ امیدیں پوری فرمائے۔ اگرچہ پاکستان کو معرض وجود میں آنے کے فوراً بعد بڑی مہیب رکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے' تعصب کرنے والوں کے تعصّبات، سازشی عناصر کی سازشوں اور ان کی جانب سے حالیہ مجرمانہ و تباہ کن جارحیت کا منہ دیکھنا پڑا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ اسے جہاد فی سبیل اللہ، جدوجہد آزادی واستقلال سے اور اسلام حنیف کے احکامات کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنے سے روک نہیں سکے گا اور پرچم اسلام یقیناً سربلند ہوگا، ان شاء اللہ۔

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں اس مبارک سفر میں ہمارے پاکستانی بھائی تنہا نہیں ہیں۔ پوری امت اسلامیہ اور اقوام عرب اپنے تمام تر جذبات واحساسات اور اپنی عملی کاوشوں کے ذریعے آپ کے ساتھ ہیں۔ اخوان المسلمون جو کہ ان اقوام و امم کی اکثریت کی ترجمانی کرتی ہے اور جس کا شعار یہ ہے: 'اللہ ہمارا مقصود ہے، رسولؐ ہمارا اسوہ ہیں، قرآن ہمارا دستور ہے، جہاد ہمارا راستہ ہے، اور اللہ کی راہ میں موت ہماری سب سے بڑی آرزو ہے'____ وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور انھیں تب تک سکون نصیب نہیں ہوگا، جب تک کہ پاکستان کو نصرت و استحکام نصیب نہ ہو جائے اور اسے اطمینان وسلامتی حاصل نہ ہو جائے، اس راستے میں جو بھی قربانیاں دینا پڑیں' وہ ضرور دیں گے۔

پورے روے زمین کے مسلمانوں کی سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ ریاست اسلامی پاکستان کے تمام سرکاری اور عوامی معاملات: اسلامی تعلیمات و احکامات اور جامع رہنمائی کی محکم بنیادوں پر استوار ہو جائیں۔ اگر عصر حاضر کے حادثات نے سوشلزم، جمہوریت یا دیگر ایسے

نظریات کو جنم دیا ہے، جو کسی بھی صورت اسلام کے جامع اور مکمل نظام کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسلام عذاب و اذیت سے دوچار انسانیت کو عالمی بھائی چارے کے مضبوط رشتے سے جوڑتا ہے، اور اگر دنیا میں ایسے ممالک موجود ہیں جنھوں نے ان نظریات کو اپنایا ہے اور اپنے مال و اعمال سے ان کی مدد کر رہے ہیں، تو ہم مسلمانوں کا بھی فرض اولین ہے کہ ہماری ایسی حکومتیں قائم ہوں اور ایسے ممالک وجود میں آئیں، جن کی بنیاد اسلام کی دعوت پر رکھی گئی ہو، اس دعوت پر کہ ایک جامع نظام اور کامل پیغام کی حامل دعوت ہے۔

اکثر مسلم ممالک کی حکومتیں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے منحرف ہو چکی ہیں، کوئی کم کوئی زیادہ' لیکن اب یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ حکومت پاکستان کی بنیاد ہی اسلام پر رکھی جائے۔ اب اسلام ہی اس کا شعار، اسلام ہی اس کی متاع، اسلام ہی اس کی تکوینی بنیاد اور اسلام ہی اس کی ترقی کا راز قرار پایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت اسی کے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی، تاکہ وہ دوسروں سے پہلے اور دوسروں سے نمایاں ہو کر اس فضیلت کو پالے۔

جناب من، اب ان لوگوں کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے کتاب عطا کی ہے، جن سے پختہ عہد لیا ہے کہ وہ اس کتاب کو لوگوں تک پہنچائیں گے، اس کا کتمان نہیں کریں گے۔ اس کی خاطر نصیحت کریں گے اور اسی کی طرف لوگوں کی رہنمائی کریں گے، خواہ انھیں اس راہ میں کتنی بھی مصیبتیں کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں۔ اب آپ کے لیے یہ سنہری موقع ہے، کہ آپ حکومتی ذمہ داران کی بھی اسی درست سمت میں رہنمائی فرمائیں۔ انھیں دین حنیف کی تعلیمات اپنانے پر آمادہ کریں، اور انھیں اس ضمن میں دین کی آسانیوں سے روشناس کروائیں۔ جناب من، آپ امت مسلمہ میں اخوت کی وہ روح دوڑائیں، جس کی آبیاری، جس کی سرپرستی اور جس کی بیداری کے لیے قرآن کریم نازل ہوا۔ اس مقصد کے حصول میں کامیابی ہو گئی' تو امت مسلمہ، وحدت و یگانگت کے علاوہ کسی دوسری جانب نہیں جاسکے گی۔ اس کی تاریخ، اس کا شعور، اس کی اخوت اور اس کی جہت ایک ہی رہے گی، خواہ وہ بعض مسائل یا آرا میں کچھ اختلافات

۲۱- الجريدة اليومية، قاہرہ، بدھ' ۶ محرم ۱۳۶۷ھ/ ۱۹ نومبر ۱۹۴۷ء

ہی کیوں نہ رکھتی ہو۔ جناب من ! آپ امت واحدہ میں مذہبی تعصّبات کی بیخ کنی کے لیے ہر ممکن سعی فرمایئے، جس کی جو رائے ہے وہ رکھے، لیکن رہیں گے سب ہمہ پہلو اسلام ہی کے زیر سایہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اس کی تائید حاصل رہے اور آپ کے دست مبارک پر خیر کثیر جاری فرمائے اور ہمیں اپنے فیصلوں میں رشد و ہدایت سے نوازے۔

خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا[21]

O

قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے نام

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ساڑھے تین ماہ گزر چکے تھے' لیکن مشکلات اور رنج والم کا طوفان تھمتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس صورت حال میں امام البنا نے قائداعظم سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

[قاہرہ: ۲۴ نومبر ۱۹۴۷ء]

عزت مآب جناب قائداعظم محمد علی جناح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم وہ مبارک گھڑیاں کبھی فراموش نہیں کر سکتے ہیں جن میں مصر کو آپ کی زیارت، اور ہمیں آپ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ آج جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ان آرزوؤں کو پورا کر دیا ہے جن کے بارے میں ہم نے باہم گفتگو کی تھی، اور پاکستان کی اسلامی ریاست ایک حقیقت کی صورت میں نقشۂ عالم پر موجود ہے۔ ہم' جناب کی خدمت میں دلی مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کرتے ہیں۔

اس وقت خوں ریزی کے جو افسوس ناک واقعات دیکھنے میں آ رہے ہیں، اور جس طرح مسلمانوں کے نوتشکیل اور نوخیز ملک کے خلاف جارحیت کی جا رہی ہے، اس کی بازگشت مصر اور عالم عرب کے ہر باشندے نے اور اخوان المسلمون کے ہر کارکن نے خاص طور پر اپنے دل میں محسوس

کی ہے۔ ان کٹھن لمحات میں مسلم اقوام، پاکستان کے مجاہد عوام اور پاکستان کی مقدس ریاست کی مدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

جناب قائد، آپ اس ضمن میں کامل یقین اور بھروسا رکھیے۔ آپ یقین رکھیے کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ رہ کر دل و جان سے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں، یہاں تک کہ پاکستان اپنی آزادی، استحکام اور مذموم تعصب کے خلاف مزاحمت کی بھرپور جدوجہد میں مکمل طور پہ فتح یاب ہوجائے۔

ہمیں کامل یقین ہے کہ آپ کی حکیمانہ قیادت میں پاکستان ہر شعبہ زندگی میں حقیقی اسلامی منزل کی طرف گام زن ہوگا۔ پاکستان، اسلام کی ان تعلیمات پر اپنی ترقی کی بنیادیں استوار کرے گا جو ہر زمانے اور ہر علاقے کے لیے یکساں موثر ہیں۔ اس طرح پاکستان مضبوط ترین بنیادوں پر تعمیر حیات کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لیے ایک روشن مثال قائم کرے گا۔

میں آپ کی خدمت میں اخوان المسلمون کے سیکرٹری جنرل اور اپنے مجاہد بھائی صالح

۲۲- صالح عشماوی (۱۹۱۱ء-۱۹۸۳ء) اخوان المسلمون کے مرکزی رہنما اور قائد صحافت تھے۔ زندگی کی آخری ساعتوں تک اخوان المسلمون کے مختلف رسائل و جرائد کی ادارت کا فریضہ انجام دیا۔ جن رسائل کے مدیر رہے، ان کے نام یہ ہیں: النذیر، الدعوة، المسلمون، مجلة الاخوان المسلمون، المنبر الشرق، البشریٰ، المنار، الاعتصام، النضال وغیرہ۔

۲۳- مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی (۳ اپریل ۱۸۹۲ء، میرٹھ۔ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء مدینہ منورہ)۔ بڑے معروف اور مصروف مبلغ اسلام تھے۔ ان کے اساتذہ میں شیخ احمد شمس (مراکش) شیخ السنوسی (لیبیا) اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی شامل تھے۔ آپ مولانا احمد رضا خاں بریلوی مرحوم و مغفور (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) کے قابلِ اعتماد رفقا میں شمار ہوتے تھے۔ امریکا، افریقہ، ایشیا اور یورپ کے ۴۰ ممالک میں دینی و دعوتی سرگرمیوں میں زندگی بھر منہمک رہے۔ آپ کے بیٹے مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (۱۹۲۶ء میرٹھ-۱۱ ستمبر ۲۰۰۳ء، اسلام آباد) پاکستان کے معروف دینی اور سیاسی رہنما تھے۔ مولانا شاہ محمد عبدالعلیم مرحوم کی صاحب زادی ڈاکٹر فریدہ احمد (ممبر قومی اسمبلی پاکستان) پاکستان کی خواتین میں دینی، علمی اور سیاسی سطح پر بلند مقام رکھتی ہیں۔

عشماوی [۲۲] کو بھیج رہا ہوں، جو ہمارے روزنامے کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ الحمدللہ، ہمارا یہ روزنامہ مصری اور پاکستانی رائے عامہ میں قربت وہم آہنگی پیدا کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا۔ یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہورہے ہیں، تاکہ وادیِ نیل اور عالم عرب کے شرق وغرب میں بسنے والے اخوان کے مخلصانہ اور محبت بھرے جذبات آپ تک پہنچا سکیں۔ میں اس موقع پر یہ ذکرخیر کرتے ہوئے بھی خوشی محسوس کررہا ہوں کہ ان دنوں ہمارے بھائی عبدالعلیم صدیقی [۲۳] مصر کے معزز مہمان کی حیثیت سے یہاں موجود ہیں، جو پاکستان سے وادیِ نیل میں اخوان المسلمون کے مرکز آئے ہوئے ہیں۔

انھوں نے نہایت محنت وخوش اسلوبی سے اپنے پروگرام کیے ہیں اور وہ بہت کامیاب عوامی سفیر ثابت ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مصر میں پاکستان کا موقف کیسے پیش کریں اور یہاں کے عوام کے ساتھ اپنے قلبی روابط کس طرح مضبوط کریں۔

اگرچہ اس وقت ہم آپ کی طرف صرف یہی نیک جذبات اور خطوط ارسال کرپارہے ہیں، لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم عنقریب اپنی اس ابدی اخوت کا عملی اظہار بھی کرسکیں گے کہ جس اخوت کے اس ابدی رشتے کو کبھی زوال نہیں آسکتا، یہ ہمیشہ باقی رہنے والے دین اسلام کی طرح قائم ودائم، زیادہ قوی، زیادہ مؤثر اور دوجہاں میں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگا۔

آخر میں ایک بار پھر ہمارے تحیات اور احساسات توقیر قبول فرمائیے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا [۲۴]

○

بھارتی قیادت کے نام ٹیلی گرام

جنوبی ہند میں ۱۱۳۷ھ/ ۱۷۲۴ء کو نظام الملک کی قیادت میں حیدرآباد دکن' خودمختار ریاست بن

۲۴- الجریدة الیومیة، قاہرہ، منگل، ۱۲ محرم ۱۳۶۷ھ/ ۲۵ نومبر ۱۹۴۷ء

گئی تو مغل بادشاہ محمد شاہ نے نظام الملک کو آصف جاہ کا خطاب دیا۔ ۱۸ ویں صدی عیسوی میں جب سازش' ہوس اور ظلم کے زور پر برطانوی سامراج نے ہندستان پر غلبہ پانا شروع کیا تو حیدرآباد' دکن نے دوسری ریاستوں کے برعکس اپنی نیم خودمختارانہ حیثیت کا تحفظ کرنے کی کوشش کی۔ اس ریاست کا اپنا سکّہ' اپنی ڈاک' ریل اور اپنا فوجی و انتظامی نظم و نسق تھا۔ اس کے فرماں روا کبھی برطانوی ہند کے 'والیانِ ریاست کے اجلاس' (چیمبر آف پرنسس) میں شریک نہ ہوئے۔ ۳جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند کے فارمولے کا اعلان ہوا' اور برطانوی مقبوضہ ہند کی ریاستوں کو حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان میں سے کسی ایک ملک سے الحاق کر سکتے ہیں۔ ۱۱ جون ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد، دکن کے حاکم میر عثمان علی خاں[۲۵] نے حیدرآباد کی آزادی کا فرمان جاری کرتے ہوئے کہا: ''پاکستان میں شرکت، حیدرآباد کی ہندو رعایا کے لیے تکلیف کا باعث ہوگی' اس لیے حیدرآباد' ریاست آزاد رہ کر' مستقبل کے ممالک بھارت اور پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے گی''۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اور ۱۵ اگست کو بھارت کا قیام عمل میں آیا' مگر پہلے ہی روز سے بھارت نے حیدرآباد کو دبانے اور مرعوب کرنے کی پالیسی پر عمل شروع کیا۔ آخرکار ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو بھارت اور حیدرآباد کے درمیان 'معاہدہ انتظامیاتِ جاریہ' طے پایا' جس میں بھارت نے ریاست حیدرآباد' دکن کی محدود خودمختاری کے احترام اور تحفظ کا وعدہ کیا۔ مگر بھارت نے اس معاہدہ جاریہ کی بہت جلد خلاف ورزیاں شروع کر دیں' اور ریاست کے اندر ہندو انتہاپسندی کو کھلے عام جدید ترین اسلحہ فراہم کرنا شروع کر دیا' جنھوں نے دہشت انگیزی اور مسلم کشی کی منظم کا آغاز کر دیا۔ چاروں طرف سے بھارتی سلطنت میں گھری (land locked) اس ریاست پر دہلی کے حکمرانوں کا حریصانہ دباؤ بڑھتا گیا، جس کے تحت ریاست کی معاشی ناکہ بندی کر دی' پٹرول کی فراہمی ختم کر دی' ادویات' کپڑے اور خوراک کی سپلائی روک دی' انجام کار ہزاروں افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔

۲۵- ریاست آصفیہ حیدرآباد' کے حکمران کا لقب نظام ہوتا تھا۔ قیامِ پاکستان کے وقت میر عثمان علی خاں (۶ اپریل ۱۸۸۶ء - ۴ فروری ۱۹۶۷ء) اس کے حکمران تھے۔ ۱۹۴۸ء میں بھارت کی فوجی یلغار کے وقت یہ دولت آصفیہ کے آخری حکمران تھے۔ (پروفیسر احمد سعید: Muslim India ۱۹۹۷ء' ص ۲۶۰)

۲۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸، دانش گاہ پنجاب، ص ۷۴۹-۷۵۰

ریاست نے دہلی سے مفاہمت کی بہت کوشش کی مگر ہر پیش کش ٹھکرا دی گئی۔[۲۶] بھارت نے حیدرآباد پر چڑھائی کرنے کے لیے ریاست کی سرحدوں پر اپنی افواج لگا دیں، تاکہ اس کی آزادی سلب کرتے ہوئے اسے زبردستی اپنے ساتھ قبضے میں لے آئے۔ اس تباہ کن صورت حال میں اخوان المسلمون کے مرشد عام امام حسن البنا نے بھارت کی حسب ذیل شخصیات کے نام یہ ٹیلی گرام ارسال کیا:

[قاہرہ: ۱۴ جون ۱۹۴۸ء]

- پنڈت جواہر لال نہرو: وزیراعظم، نئی دہلی
- راج گوپال:[۲۷] گورنر جنرل، نئی دہلی
- سری پرکاش: بھارتی قونصل جنرل، کراچی

''حیدرآباد ایک آزاد ریاست ہے، اور ہر مسلمان اور عرب باشندے کو بے حد عزیز ہے۔ اس کے خلاف کوئی بھی جارحیت یا اس سے کوئی بھی چھیڑ چھاڑ، عالم اسلام کے ہر باشندے کو اشتعال دلانے کا سبب بنے گی۔ عالم اسلام اس آزاد ریاست کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کسی جارحیت پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے رہیں گے۔

عالم عرب اور عالم اسلامی کی ترجمانی و نمایندگی کرتے ہوئے اخوان المسلمون، بھارتی حکومت کو ریاست حیدرآباد [دکن] کی سلامتی کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ ظلم و زیادتی کے بجاے انصاف و سلامتی کی ترویج کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے گی''۔

حسن البنا[۲۸]

○

۲۷- چکرورتی راج گوپال اچاریہ (۱۸۷۸ء-۱۹۷۲ء) انڈین نیشنل کانگریس کے مرکزی رہنما اور ماؤنٹ بیٹن کے بعد بھارت کے دوسرے گورنر جنرل (۱۹۴۸ء-۱۹۵۰ء)

۲۸- الجریدة الیومیة، قاہرہ، ۷ شعبان ۱۳۶۷ھ، ۱۵ جون ۱۹۴۸ء

حیدر آباد دکن کے سربراہ عثمان علی خان کے نام

اُوپر مذکورہ صورت حال کی مناسبت سے میر عثمان علی خاں کو یہ ٹیلی گرام روانہ کیا گیا:

[قاہرہ: یکم اگست ۱۹۴۸ء]

محترم المقام نظام عثمان علی

عالم عرب اور عالم اسلام کے اخوان المسلمون کی طرف سے ہم ریاست حیدر آباد کی آزادی کی مکمل تائید کرتے ہیں، اور آپ کی مملکت کے خلاف ہونے والی کسی بھی جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم نے اس ضمن میں بھارتی حکومت کے ذمہ داران کے نام بھی ایک ٹیلی گرام ارسال کیا ہے، جس میں ہم نے عالم عرب اور عالم اسلام کے اس دوٹوک موقف کا اعادہ کیا ہے کہ حیدر آباد کے خلاف کسی بھی طرح کی جارحیت نا قابل قبول ہے۔ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ اس سرزمین کا امن و استحکام یقینی بنایا جائے اور اس کی آزادی و استقلال پر کوئی آنچ نہ آنے دی جائے۔

حسن البنا [۲۹]

O

مصر میں مسلم ممالک کے وزراے خارجہ کے نام ٹیلی گرام

[قاہرہ: یکم اگست ۱۹۴۸ء]

محترم جناب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان اور بھارت کی صورت میں انگریزی سامراج کے چنگل سے آزادی نے تمام مسلم اقوام کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔ مشرقی اقوام کو عمومی طور پر انتظار تھا کہ یہ دونوں نو آزاد ریاستیں باہم محبت و ہم آہنگی سے رہیں گی، لیکن بدقسمتی سے بھارت انگریزوں کی شہ پر، برادر ملک پاکستان سے دشمنی پر اتر آیا ہے، وہ اس کے ایک مضبوط اور معزز مشرقی ملک بننے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔

۲۹- الجريدة اليومية، قاہرہ، ۲۶ رمضان ۱۳۶۷ھ، ۲ اگست ۱۹۴۸ء

یہی نہیں، بلکہ وہ پورے بھارت میں پھیلے ہوئے مسلمانوں سے جنگ پر اتر آیا ہے۔ اسلامی ریاست جموں و کشمیر سے اس کا برتاؤ پوری دنیا کو معلوم ہے۔ وہ وہاں کے عوام کے حق خودارادیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ وہ اپنے غلط موقف پر اصرار کرتے ہوئے امن وسلامتی کو جنگ وجدال میں بدل دینا چاہتا ہے۔ بھارت نے مسلمانوں کو کچلنے کے لیے اپنی یہ رجعت پسندانہ پالیسیاں ہر خطے میں اپنائی ہوئی ہیں۔ اب وہ ایک نئے شکار (ریاست حیدرآباد) پر جھپٹا ہے۔ حالانکہ یہ ایک مستقل ریاست ہے، مگر بھارت اس کی آزادی کا انکاری ہے، اور اسے دھمکیاں دے رہا ہے۔ وہ نظام حیدرآباد کے زیرانتظام آزادی و امن سے رہنے والے بعض چھوٹے غیر مسلم دھڑوں کو بغاوت پر اُکسا رہا ہے۔

یہی نہیں، بلکہ بھارت نے اس ریاست کی سرحدوں پر فوجیں لا بٹھائی ہیں، اور اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے، اس طرح حیدرآباد کے خلاف خفیہ اعصابی جنگ چھیڑ دی گئی ہے۔ خود نظام [یعنی میر عثمان علی خان] کے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور ان کی حکومت پر استبدادی نظام ہونے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ بھارت کو تب تک چین نہیں آئے گا، جب تک وہ حیدرآباد کے خلاف ظالمانہ حملہ نہیں کر دیتا، اس کی دولت اور قیمتی ذرائع آمدنی پر قبضہ نہیں جما لیتا اور ہندوؤں کے ہاتھ میں مسلمانوں کی گردنیں دیتے ہوئے ان کے مردوں کو ذبح کرنا اور خواتین کی توہین کرنا یقینی نہیں بنا لیتا۔ ان کے گھر بار اور بستیاں تباہ نہیں کروا دیتا، اس سے پہلے وہ کشمیر اور پاکستان میں بھی ایسا ہی کر چکا ہے۔

تحریک اخوان المسلمون آپ سے بھرپور اپیل کرتی ہے کہ آپ از راہ کرم آزاد ریاست حیدرآباد کی تائید وحمایت کریں۔ اپنے ملک میں موجود بھارتی سفیر کو فوراً طلب کریں یا بھارتی وزیرخارجہ کو بلائیں اور انھیں بتائیں کہ آپ ایک آزاد [مسلم] ریاست حیدرآباد پر کسی بھی طرح کی جارحیت کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ نظام حیدرآباد سے رابطہ کرتے ہوئے انھیں اپنی تائید کا مکمل یقین دلائیں۔

۳۰- الجریدة الیومیة، قاہرہ، ۲۶ رمضان ۱۳۶۷ھ، ۲ اگست ۱۹۴۸ء

اس عادلانہ مسئلے کے بارے میں آپ کی کامیاب کاوشوں کے انتظار میں ہم آپ عزت م آب کی خدمت میں باحترام تمام، سلام وتحیات پیش کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حسن البنا[۳۰]

○

پاکستان کے پہلے یوم آزادی پر حسن البنا کا پیغام

اسلامی نیوز ایجنسی نے مرشد عام سے درخواست کی کہ پاکستان کے پہلے یوم آزادی ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء کے موقع پر اپنا پیغام ارسال کریں، تو مرشد عام حسن البنا نے درج ذیل پیغام لکھا:

[قاہرہ: اگست ۱۹۴۸ء]

''اسلامی ریاست پاکستان کی تشکیل وولادت پر پورے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اسلامی نظام حیات کی اقامت کی طرف دعوت دینے والے اخوان المسلمون کی خوشی اپنے دوسرے بھائیوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ ہم نے نظام اسلامی کی آغوش میں جنم لینے والی، اس کے سایے میں پروان چڑھنے والی اس مضبوط ریاست کے وجود میں آنے پر وہ حوصلہ وہمت حاصل کی ہے، جس نے ہمارے جذبۂ جہاد کو دوچند کر دیا ہے، ہمیں حادثات سے دل شکستہ نہ ہونے کا پیغام دیا ہے، اور مشکلات پر غلبہ پالینے کے یقین سے سرشار کر دیا ہے۔ پاکستان کی آزادی سے ہمارے اس یقین کو مہمیز ملی ہے کہ ہمیں بھی یقیناً اسلامی نظام کی اسی منزل تک پہنچنا ہے، جس کی نعمت سے ہمارا یہ برادر اور نوزائیدہ ملک ہم کنار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اسلامی ریاست کو برکتیں عطا فرمائے اور اسے اپنی تائید ونصرت سے نوازے۔

اس دور میں کہ جب پوری دنیا ایک دوراہے پر کھڑی ہے۔ اسے ایک طرف سے سوشلزم اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور دوسری طرف سے اینگلو امریکی سرمایہ دارانہ جمہوری نظام، حالانکہ مسلمانوں کے لیے ان دونوں نظاموں میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے۔ ان کے پاس اللہ کی کتاب ہے، نظام اسلامی کا مکمل خاکہ ہے اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o (المائدہ ۵:۱۵،۱۶) تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی حق نما کتاب جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں ،سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے، اور راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

ہم پاکستان کی اس مبارک عید آزادی کے موقع پر، اس کے معزز عوام ،حکیم حکومت اور قائد اعلیٰ [محمد علی جناح] کی خدمت میں دلی مبارک باد اور معطر تحیات پیش کرتے ہیں۔ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اسے اپنی خصوصی تائید سے نوازے، اپنی خصوصی رحمت سے اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے نصیب میں عروج وکمال اور توفیق وہدایت لکھ دے، آمین۔

ہم اپنے عزیز ملک پاکستان کے عوام اور حکومت کی خدمت میں عید الفطر کے مبارک موقع پر بھی خلوص ومحبت کے پر جوش احساسات وجذبات پیش کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن البنا[۳۱]

o

بھارتی وزیر اعظم نہرو کے نام ارسال کردہ ٹیلی گرام

۲۱ گست ۱۹۴۸ء کو ریاست حیدر آباد نے اپنا مقدمہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائداعظم کا انتقال ہوا، اور ۱۳ ستمبر ۱۹۴۸ء کو علی الصبح بھارت کی مسلح افواج نے

۳۱- الجریدۃ الیومیۃ، قاہرہ، ۱۰ شوال ۱۳۶۷ھ، ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء

۳۲- اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ج۷، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص ۷۵۱

۳۳- الجریدۃ الیومیۃ قاہرہ، سوموار، ۱۰ ذوالعقدہ ۱۳۶۷ھ، ۱۳ ستمبر ۱۹۴۸ء